بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۲۴ شوال ۱۳۶۳ھ | ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ اخاء - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کو ابھی دانت درد کی تکلیف بدستور ہے - اور بخار بھی ہے - احباب کرام حضور کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا کریں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے - سردرد اور نزلہ ہے صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے -

قادیان ۱۰ ماہ اخاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے ہیں — افسوس جناب چودھری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ماموں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے پرسوں داتہ زید کا میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون - گذشتہ شب نعش بذریعہ لاری لائی گئی - اور آج بعد نماز ظہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا - احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں — خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے — مولوی علی محمد صاحب اجمیری جلسہ منٹگمری سے واپس آ گئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کی التجا کا جواب

اخبار "کوثر" اور "زمیندار" کی طرف سے

جماعت احمدیہ کے خلاف سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالفین سے مولوی محمد علی صاحب نے امداد حاصل کرنے کے لئے جو التجا حال ہی میں کی اس کا ذکر ہم ایک گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں - اور بتا چکے ہیں - کہ کس طرح مولوی صاحب غیرت و حمیت ترک کر کے ان لوگوں کے آستانہ پر ناصیہ فرسائی کرنے کے لئے جا پہنچے - جن کی عداوت اور دشمنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والاصفات اور احمدیت سے مسلم ہے - اور جو کوئی موقعہ آپ کی شان میں گستاخی کرنے اور احمدیت کو نقصان پہنچانے کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے - پھر یہ بھی بتایا جا چکا ہے - کہ مولوی صاحب نے معاندین احمدیت کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے ایسی حرکات کیں - جو کسی احمدی کہلانے والے کے لئے کسی صورت میں بھی موزوں نہیں - مثلاً مخالفین کو احمدیت کی ترقی کی طرف توجہ دلا کر یہ تحریک کی کہ اس کے روکنے میں لگ جاؤ - اب یہ بتایا جاتا ہے - کہ جن لوگوں سے مولوی صاحب نے انتہائی لجاجت انتہائی بے غیرتی اور بے حمیتی اور انتہائی اشتعال انگیزی کے بعد امداد کی درخواست کی تھی - انہوں نے مولوی صاحب کو کیا جواب دیا - اور کس رنگ میں آؤ بھگت کی -

اکثر نے تو انہیں مونہہ لگانا ہی پسند نہیں کیا - اخبار "کوثر" نے لکھا - کہ "ہم اس اختلاف سے اس لئے دلچسپی رکھتے ہیں - کہ اس کا تعلق مسئلہ ختم نبوت سے ہے - اور نہ صرف ختم نبوت سے بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے سلسلے سے جو امت میں ایک عظیم فتنہ بنکر نمودار ہوا ہے" - "دونوں فریقوں سے کوئی جھوٹا ثابت ہو - بہرحال امت کا فائدہ ہے - اسے ایک مدعی باطل کی حقیقت کا علم ہو جائے گا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں "کوثر" نے یہ جو کچھ کہا ہے - یہ اس التجا کا نتیجہ ہے - جو مولوی محمد علی صاحب نہایت ہی عاجزانہ رنگ میں لے کر "کوثر" کی خدمت میں پہنچے - اگر مولوی صاحب کچھ بھی غیرت اور حمیت سے کام لیتے - اور مدیر "کوثر" ایسے معاند احمدیت کے سابقہ طرز عمل کو پیش نظر رکھتے - تو قطعاً اس کے پاس اس رنگ میں نہ پہنچتے - اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہمیں اس قسم کے الفاظ سننے پڑتے - مگر معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب اب اس حد کو پہنچ چکے ہیں - کہ اپنی ادنےٰ اغراض کی خاطر معاندین سلسلہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کرانا ان کے لئے کوئی معیوب امر نہیں رہا ہے -

اخبار "زمیندار" نے احمدیت کے متعلق اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے بہت زیادہ طعن و تشنیع اور تحقیر و تذلیل کا مظاہرہ کیا ہے - چنانچہ لکھا ہے - "آجکل مرزائیوں کی لاہوری پارٹی اور قادیانی جماعت کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے دونوں ایک دوسری پر ملامتوں کی بوچھاڑ کر رہی ہیں - یہ امت مرزا کی مقامی جنگ ہے - اس لئے اس جھگڑے میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہ تھی - لیکن مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے ایک گرامی نامے کے ذریعے اس بحث پر نظر ڈالنے کی دعوت دی ہے - اس مکتوب کے ساتھ دو رسالے بھی بھیجے گئے - جن میں متنوع بحث اور اس کے متعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے"

گویا اگر مولوی محمد علی صاحب اپنا گرامی نامہ بھیجکر "زمیندار" کو اس کی بحث پر نظر ڈالنے کی دعوت نہ دیتے اور اپنے دو رسالے نہ بھیجتے تو زمیندار کو بیہودہ سرائی کا موقعہ نہ ملتا - لیکن مولوی صاحب نے دانستہ اس کی اشارہ سمجھ کر کہ اگر اختلافی مسائل انہیں "زمیندار" کی تائید حاصل ہو گئی - "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی پیٹھ ٹھونکنے کے لئے تیار ہو گیا - تو انہیں دنیا میں سرخروئی حاصل ہو جائیگی - "زمیندار" سے التجائے امداد کی - مگر "زمیندار" نے جو امداد دی - وہ ذیل کی سطور سے ظاہر ہے لکھا -

"ان رسالوں کے مطالعہ سے ہمیں راولپنڈی کے ایک جیب تراش گروہ کی کارفرمائی یاد آ گئی - اس گروہ کے دو رکن کسی بارونق بازار میں لڑ پڑتے تھے - لڑائی دیکھنے کے لئے تماشائیوں کا ہجوم ہو جاتا تھا - چند ہمدرد انسان آگے بڑھ کر دونوں کے درمیان حائل ہو جاتے - چند ایک کو پکڑ لیتے - چند دوسرے کو گرفت میں لے لیتے - اس ہنگامے میں لڑنے والے بیچ بچاؤ کرانے والوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کر جاتے تھے - مرزائیوں کی بھی یہی حالت ہے - لاہوری و قادیانی دکھاوے کی لڑائی اس لئے کر رہے ہیں - کہ مسلمانوں کو ان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہو - اور یہ ان کے ایمان کی جیبوں سے صحیح الاعتقادی کا بٹوا نکال کر چلدیں - ورنہ دونوں کے بنیادی اعتقاد میں کوئی فرق نہیں"

یہ ہے وہ سند جو "زمیندار" نے مولوی محمد علی صاحب کو ان کی درخواست پر عطا کی - ہمارے نزدیک تو "زمیندار" کیا - احمدیت کی مخالف ساری دنیا کی سند بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتی - اسلئے ہمیں تو اس کی پروا نہیں - البتہ مولوی محمد علی صاحب جنہیں اتنے جتن کرنے کے بعد یہ سند حاصل ہوئی ہے احتیاط کے ساتھ سنبھال رکھیں - اور جس مقصد کو پیش نظر رکھ کر انہوں نے اس کے لئے کوشش کی اس میں استعمال کریں -

اسی سلسلہ میں "زمیندار" نے مولوی صاحب کو ایک اور سند بھی عطا کی ہے - اور وہ یہ ہے - کہ "قادیانی جس عقیدے کی تشہیر کر رہے ہیں - لاہوری اسے خفیہ طور سے عمل پیرا ہیں - اصولی طور پر دونوں کا عقیدہ ایک ہی ہے - دو کانیں مختلف ہیں لیکن جنس ایک ہے - یہی سبب ہے مولانا ظفر علی خان فرما چکے ہیں ... دشمنوں سے خطرناک تر ہیں ... جوان کی آستین کے ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سندر گڑھ ایک نہایت ضروری کام میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۲) حاجی رحمت اللہ صاحب آف ... راہوں بیمار ہیں (۳) شیخ محمد رفیع صاحب بی۔اے ایل ایل۔بی سرگودھا بعارضہ ٹائیفائڈ و ... سخت بیمار ہیں۔ (۴) سید علی احمد صاحب ... خود اور ان کے بچے بیمار ہیں۔ (۵) شہاب ... صاحب ابن ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیان بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۶) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب مدرس ناتھ ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں (۷) ملک عبدالسمیع صاحب متعلم میڈیکل کالج امرتسر امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں (۸) بشیر محمد صاحب نبو دہلی کا لڑکا عزیز احمد سخت بیمار ہے۔ (۹) شیخ جمعہ کرڈالپی نگر یاسٹیٹ اڑیسہ نیک اور صالح اولاد کے خواہشمند ہیں (۱۰) شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور کی ہمشیرہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۱۱) عبدالواحد خانصاحب بناپو ضلع ملتان کے بھانجے بشیر احمد و نذیر احمد خان بیمار ہیں۔ (۱۲) محمد حسین صاحب قادیان کی ہمشیرہ نواب بیگم بعارضہ تپ دق بیمار ہے (۱۳) بابو سراج الدین صاحب امرتسر پرانے مخلص احمدی ہیں۔ ان کا بیٹا بنگال میں ملازم ہے اور بعض افسروں کی دشمنی کی وجہ سے مشکلات میں ہے۔

احباب سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

(۱) خلیفہ جلال الدین صاحب پسر خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے میری لڑکی رشیدہ بیگم کے بطن سے ۶ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کمال الدین نام رکھا۔ احباب سے مولود کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذوالفقار علی خاں ناظم تجارت تحریک جدید

(۲) ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء عزیزم لفٹنٹ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عنایت فرمایا۔ مولود کا نام افتخار احمد رکھا گیا احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم مولود کو خادم اسلام بنائے۔ محمد یوسف از گرڈیانوالہ

(۳) اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عطاء اللہ صاحب بٹ اے۔ ایس۔ ایم چھانگا مانگا کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولود نیک اور خادم دین ہو۔ رحمت اللہ بٹ دفتر امور خارجہ۔

وفات

(۱) میری والدہ صاحبہ جو شمر ... حقیں اور شروع ہی سے سلسلہ میں داخل ہو گئی تھیں۔ انتقال فرما گئی ہیں احباب والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار غلام قادر باجوہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اوکاڑہ۔

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ بعد طویل علالت ۲۵ ستمبر کو فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام محمد سیکرٹری

تبلیغ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

دعائے نعم البدل

(۱) میرا لڑکا زین العابدین شاہ بروز منگلوار ۲۵ ستمبر ۱۹۴۴ء کو فوت ہو گیا۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔ سید عنایت حسین شاہ ضلع لائل پور

(۲) میرا بچہ محمد ظفر ہم کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے صبر و نعم البدل کریں۔ حیات محمد ایس۔ ڈی او۔ نہر کابل شہر پشاور۔

احمدیہ دار التبلیغ جالندھر چھاؤنی

چھاؤنی جالندھر متصل مسجد قصابان احمدیہ دار التبلیغ طیار ہو گیا ہے۔ اس میں ماسٹر عبدالخالق صاحب نقیب مقرر کئے گئے ہیں۔ (۱) ۔ اسکول کا وقت ۱۰ بجے سے ۵ بجے تک ہوگا باقی وقت مکان پر رہیں گے جو احمدی احباب چھاؤنی جالندھر میں تشریف لائیں۔ وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مرزا محمد حسین جنرل سیکرٹری۔

خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا کو پنسلین کے ٹیکوں سے کسی قدر افاقہ ہے یعنی بخار میں کمی ہے اور ہوش و حواس میں بھی قدرے فرق ہے۔ چنانچہ اب وہ ٹیکہ کے وقت روتی ہے۔ حالانکہ پہلے بے حس رہتی تھی مگر کمزوری بہت ہے۔ ٹیکے جاری ہیں مگر جس قدر دوا ملی ہے۔ وہ کافی معلوم نہیں ہوتی۔ اور شاید اور کی ضرورت پیش آئے۔ احباب خصوصیت سے دعا جاری رکھیں۔

مرزا سلیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق شملہ سے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ کھڈ میں گر گیا تھا جسکی وجہ سے سر میں آٹھ انچ لمبا زخم آیا ہے۔ جو رپن ہسپتال میں سی دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ چونکہ سر کا زخم ہے۔ اس لئے دو تین دن کے بعد صحیح حالت کا اندازہ ہو سکیگا۔ مگر عام حالت امید افزا ہے احباب دعا فرمائیں۔

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ دار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال درپیش ہے۔ تحصیل گورداسپور و تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطۂ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقۂ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکیگا۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ مرکز کی برکات سے محروم رہیں۔

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاکخانہ تحصیل و ضلع۔

(۲) اپنے گاؤں کے اردگرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاکخانہ تحصیل و ضلع۔ اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔

(۳) اپنے گاؤں اور اردگرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:

(ا) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد و عورت (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا ادنےٰ اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں (ہ) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں اردگرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں۔ (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

سیٹھوں کے خاندان سے ہمدردی

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیٹھ کنہیا لال صاحب سیٹھ پیارے لال صاحب اور سیٹھ آگیا رام صاحب کے خاندان میں سیٹھ وزیر چند صاحب کی اہلیہ صاحبہ کل اسقاط حمل کی وجہ سے فوت ہو گئیں پہلے یہاں اور پھر امرتسر علاج کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ مگر کوئی چیز کارگر نہ ہوئی۔ ہمیں اس صدمہ میں سارے خاندان سے جو ایک نہایت شریف اور جماعت احمدیہ سے بہت اچھے تعلقات رکھنے والا خاندان ہے۔ دلی ہمدردی ہے۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اسکا ران کے جوڑ کے پاس اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔

بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈلہوزی میں آریوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

مسلمانوں میں تنظیم نہ ہونے کے باعث اور کسی واجب الاطاعت لیڈر کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایسا انتشار اور پراگندگی پائی جاتی ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک اور بے حد نقصان رساں ہے۔ اور اس وجہ سے مخالفین اسلام کو اسلام کے خلاف اپنی معاندانہ کوششیں جاری رکھنے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے سہولتیں اور مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے دشمنان اسلام کی طرف جھک جاتے۔ اور ان کے لئے راستہ صاف کر دیتے ہیں۔ آجکل مسلمان بانی آریہ سماج کی رسوائے عالم کتاب ستیارتھ پرکاش کے خلاف اس لئے اپنے رنج والم کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس میں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی کی گئی ہے۔ اور اس بدزبانی کو مختلف علاقوں کے مسلمانوں کی زبانوں میں ترجمہ کر کے ان کو گمراہ کرنے یا ان کے دل دکھانے میں آریہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔ لاہور میں تو مسلمان ستیارتھ پرکاش کے اس دلآزار حصہ کی ضبطی کے لئے عدالت کا دروازہ بھی کھٹکھٹا رہے ہیں۔ اور آریہ ایسی دلآزار کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مگر انہی دنوں بعض مقامات میں ایسے مسلمان بھی بستے ہیں۔ جو آریوں کے ساتھ مل کر اور انہیں ہر قسم کی امداد دے کر یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں آریوں کو غلبہ حاصل ہو۔ یا کم از کم اسلام کے خلاف آریوں کے اعتراضات کے جوابات کوئی نہ دے سکے۔ چنانچہ حال ہی میں ڈلہوزی اور بکلوہ میں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں نے جب جلسے کر کے اسلام پر اعتراضات کئے۔ اور شرافت کو بالائے طاق رکھ کر نہایت تمسخر سے کام لیا۔ تو بعض نام نہاد مسلمانوں نے ان کے سٹیج کو محض اس لئے رونق بخشی۔ کہ آریوں نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے بھی اسلام پر اعتراضات کئے تھے۔ اور آریوں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کے آلہ کار بن کر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دلآزار باتیں بھی کہیں۔ اس سے آریوں کے مدنظر یہ بات تھی۔ کہ جب خود مسلمان احمدیوں کے ساتھ ایسا غیر شریفانہ سلوک کرینگے تو احمدی آریوں کے اعتراضات کے جواب دینے اور آریہ دھرم کے ڈھول کا پول کھولنے سے احتراز کرینگے۔ لیکن ان کی یہ امید بر نہ آئی۔ اور جماعت احمدیہ نے ۲۴ تا ۲۶ ستمبر جلسہ منعقد کر کے جہاں آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ وہاں اسلام کی صداقت اور کل ادیان عالم کے مقابلہ میں افضلیت کے ثبوت بھی پیش کئے۔

۲۴ ستمبر کو ہمارا جلسہ زیر صدارت جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر امرتسر منعقد ہوا جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اور چند عام فہم مگر ناقابل تردید دلائل پیش کئے مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل مدرسہ ڈلہوزی نے محاسن اسلام پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو دیگر مذاہب کو ان کی ابتدا کے لحاظ سے سچا سمجھتا ہے۔ پھر اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ کوئی ایسی بستی اور قوم نہیں۔ جس میں خدا نے کوئی برگزیدہ نہ بھیجا ہو۔ اسلام کی یہ تعلیم دوسرے مذاہب اور ان کے بانیوں کی عزت و توقیر قائم کرنے والی ہے۔ پھر اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کی الہامی کتاب کی حفاظت کا وعدہ خدا نے دے رکھا ہے۔ اور یہ وعدہ آج تک پورا ہو رہا ہے۔ بادشاہتیں الٹ جائیں۔ حکومتیں زیر و زبر ہو جائیں قرآن کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم کے بے شمار حفاظ شروع سے چلے آ رہے ہیں۔ اس وقت بھی موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہینگے۔ کسی اور الہامی کتاب کو یہ بات حاصل نہیں۔

پھر اسلام ہی یہ کہتا ہے۔ کہ اگر خدا کو پانا چاہتے ہو۔ تو آؤ میرے حکموں پر عمل کر کے اور اس راستے پر چلکر جو میں بتاتا ہوں۔ مجھے پالو پھر اسلام کا یہ دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے احکام پر چل کر یہ مرتبہ پایا۔ کہ خدا تعالےٰ آپ سے ہمکلام ہوا۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر بڑے بڑے نشانات پیش کئے۔ آخر میں آپ نے آریوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ ابدی زندگی کے لئے ہم پرکھ کر ایسا رستہ تلاش کریں۔ جس پر چلنے سے ہمارا محبوب ہمارا پرمیشر ہمیں مل جائے۔ اور وہ رستہ اسلام ہی ہے۔

چودھری خلیل احمد صاحب ناصری بی۔ اے نے جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات پر تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ احمدیت انسان کو اس خدا سے متعارف کراتی ہے۔ جو متصف بجمیع صفات کاملہ ہے۔ اور جس کی کوئی صفت معطل نہیں۔ مگر آریہ اور دوسرے ہندو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ایشور جو رشیوں سے ہمکلام ہوا۔ اب کسی سے نہیں بولتا یہ صرف اسلام اور احمدیت ہی کا دعویٰ ہے کہ؂

وہ خدا اب بھی جسے چاہے بناتا ہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار

پھر حقیقی وحدانیت اسلام ہی پیش کرتا ہے کسی اور مذہب نے ایسی مصفیٰ وحدانیت پیش نہیں کی۔ پھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شان بھی احمدیت ہی نے ظاہر کی ہے۔ دنیا میں احمدیت نے ہی یہ اعلان کیا۔ کہ؂

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر اسلام نے ہی یہ تعلیم دی ہے کہ تبلیغ کسی خاص قوم سے مخصوص نہیں اسلام دنیا کے ہر فرد بشر کے لئے۔ اور موجودہ زمانہ میں اس حکم پر عمل کرنے والی جماعت صرف احمدیہ جماعت ہی ہے چنانچہ چالیس پچاس سال کے قلیل عرصہ میں اور بے سروسامانی کی حالت میں جو کام اس جماعت نے کر دکھایا۔ وہ کئی دیگر مذاہب سو سال میں بھی نہ کر سکے۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر کرتے ہوئے آریوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر ہمیں ایسے خدا کا پتہ ملجائے۔ جو ہم سے پیار کرتا۔ ہم سے بولتا۔ اور ہماری حفاظت کرتا ہے۔ تو جس مذہب میں ایسا خدا ملے۔ اُسے قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ سنجیدہ مزاج لوگوں کو چاہیئے کہ مخالفین کی باتوں کو نظر انداز کر کے احمدیت پر غور کریں۔

دوسرے دن کا جلسہ زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا۔ مولوی صاحب نے آریوں کے مایہ ناز عقیدہ "روح اور مادہ ازلی ہیں ایشور نے انکو پیدا نہیں کیا" پر تقریر کی۔ اور ایسے زبردست دلائل پیش کئے کہ آریوں کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں۔ حضرت مولوی غلام [illegible] صاحب راجیکی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب براہین احمدیہ لکھی اور تمام مخالفین اسلام کو چیلنج دیا کہ اپنی مذہبی کتب سے اپنے مذہب کی خوبیاں [illegible] کی بیان فرمودہ خوبیوں کے برابر۔ اگر یہ نہیں تو نصف اور اگر یہ بھی نہیں تو ⅕ تک جو شخص پیش کرے اُسے دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر آج تک کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔ پھر آپنے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں کئی کتب لکھیں اور خاص کر آریوں کے لئے سرمہ چشم آریہ۔ آریہ دھرم۔ اور چشمہ معرفت لکھی۔ اور اُن میں اسلام کی صداقت اور آریہ دھرم کی بطالت کے ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے کہ جن کی معقولیت کے ساتھ آج تک کوئی تردید نہیں کر سکا۔

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا نے اپنا سورج چاند ہوا پانی ہر انسان کے لئے پیدا کیا لیکن روحانی سورج کے متعلق ہندو اور آریہ یہ کہتے ہیں کہ وہ صرف ہندوستان کے لئے طلوع ہوا۔ کیونکہ آریہ خدا کے رشیوں کو آریہ ورت کی چار دیواری کے اندر مقید کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہمارے اور اُن کے درمیان خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔ وید میں لکھا ہے۔ کہ ایشور سچے کی مدد کرتا ہے۔ اور سچے کے ساتھ اُس کی آشیرواد ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحیثیت نمائندہ اسلام آریہ دھرم کے نمائندے لیکھرام کو میدانِ مقابلہ میں بلایا اور اس نے مقابلہ پر آنا منظور کر لیا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اور اس میں بتائی گئی تفصیلات کے مطابق پنڈت لیکھرام مارا گیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں پنڈت مذکور نے جو یہ اعلان کیا تھا۔ کہ تین سال کے اندر اندر مرزا جی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اُن کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ سراسر جھوٹ اور باطل ثابت ہو گیا۔

۲۶ ستمبر کا جلسہ زیر صدارت مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے (سابق سردار مہر سنگھ) شروع ہوا جس میں شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے نے مذہب کے مستقبل کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا کی مشکلات کا حل اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں۔ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ثابت فرما دیا ہے۔ کہ وہ جہاں انسانوں کی جسمانی ضروریات پورا کرتا ہے۔ وہاں روحانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ چودھری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے آریوں کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہم یہ چیلنج منظور کرتے ہیں۔ اگر آریہ مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہیں تو آئیں اور شرائط طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے اُن اعتراضات کے جوابات دیئے۔ جو آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات پر کئے تھے۔ آریہ سماج کو اس موقعہ پر سوال و جواب کی دعوت دی گئی تھی۔ اور آریہ سماجی جلسہ میں موجود بھی تھے مگر کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

احمدی مبلغین کی تقریروں کے اس خلاصہ سے جو اصل تقریروں کے مقابلہ میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احمدی مبلغین نے آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت اور افضلیت کیسے شاندار اور موثر طریق سے پیش کی۔ مگر جن مسلمان کہلانے والوں نے آریوں کی پیٹھ ٹھونکی اور اُن کی حمایت کی انہوں نے اپنے لئے وہ راہ پسند کی جو اسلام کی تخریب کے لئے آریوں نے اختیار کر رکھی ہے۔

مسلمانوں کے مشرکانہ عقائد

قرآن کریم میں خدا کی وحدانیت کے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے۔ قل ھو اللہ احد کہ اے مسلم۔ کہہ دو اللہ ایک ہے۔ یعنی نہ تو اس کی ذات میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ صفات میں۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ میں بھی تمام معبودانِ باطلہ کی نفی کر کے صرف خدائے واحد کو ہی حقیقی معبود قرار دیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس توحید کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا۔ ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ وطن سے بے وطن ہونا قبول کیا۔

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمان کہلانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے۔ اور اسلامی توحید میں رخنہ اندازی کی صورت قائم نہ ہونے دیتے۔ مگر افسوس کہ آج کل عام مسلمان تو درکنار وہ لوگ جو موحّد کہلاتے ہیں۔ اُن کا بھی یہ حال ہے۔ کہ گو وہ خدا کی توحید کے مقابلہ میں لات۔ عزّیٰ۔ منات۔ وغیرہ بتوں کے پجاری نہیں اور خدا کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہیں دیتے۔ مگر خدا کی مخصوص صفات میں غیر اللہ کو شریک قرار دیتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اللہ ہی کو خالق اور پیدا کنندہ مانیں۔ چنانچہ آیات اللّٰہ خالق کل شیئٍ وھو الواحد القھار اور خلق کل شیئٍ فقدرہ تقدیرًا اور خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم اور ارونی ماذا خلقوا سے ثابت ہے۔ کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور اس صفت میں اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور اگر شریک ہو۔ تو پھر پتہ نہ لگے۔ کہ خدا کی مخلوق کونسی ہے اور غیر اللہ کی کونسی۔ اور معبودانِ باطلہ کے ماننے والوں کو تحدی کی اور مقابلہ کیلئے بلایا۔ کہ اگر معبودانِ باطلہ نے کچھ پیدا کیا ہے۔ تو اُسے پیش کرو۔ مگر معبودانِ باطلہ کے حامی نہ قرآن کریم کے نزول کے وقت اور نہ بعد میں اس تحدی کو توڑ سکے۔ اگر اسے توڑنے کی ناکام کوشش کی۔ تو مسلمان کہلانیوالوں نے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کے مقابل کھڑا کر دیا۔ اور کہا۔ کہ وہ بھی چڑیاں بناتے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ چمگادڑ ان کی پیدا کردہ ہے۔ اب قرآن تو یہ کہتا ہے۔ کہ خدا ہی خالق ہے۔ مگر مسلمان علماء کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ بھی خالق تھے۔ اور خلق طیور کی نسبت اُن کی طرف دیتے ہیں۔ اور صرف اسی صفت یعنی صفت خلق میں ہی حضرت مسیحؑ کو خدا کے ساتھ شریک قرار نہیں دیتے بلکہ خدا کی دوسری صفات بھی اُن کو دی جاتی ہیں۔ اور باوجود اس کے اُن کی توحید میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ نے ہزاروں مردوں کو زندہ کیا۔ اب قرآن تو کہتا ہے۔ کہ یحیی و یمیت کہ زندہ کرنا اور مارنا یہ خدا کی صفات ہیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ خدا کے ساتھ حضرت مسیحؑ کو بھی شریک قرار دیتے ہیں۔ پھر قرآن کریم تو کہتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول (جن) کہ خدا ہی عالم الغیب ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء کہہ کر غیب دانی سے انکار کرتے ہیں۔ مگر مسلمان کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ غیب کی باتیں بتایا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آیت وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون الخ کا یہی مطلب ہے۔

پھر علاوہ اس کے یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ کوئی دو ہزار برس کا عرصہ ہوا۔ خدا نے حضرت مسیحؑ کو یہود کی گزند سے بچانے کے لئے جبرائیل فرشتہ کی معرفت انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ اب حضرت مسیحؑ دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ اور اُن کے جسم میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اور الآن کما کان کے مصداق ہیں۔ اب دیکھو یہ صرف خدا کی ذات سے مخصوص ہے کہ اُس میں کسی قسم کا تغیر اور تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور الآن کما کان کا مصداق ہے۔ مگر مسلمانوں نے یہ صفت حضرت مسیحؑ کو دے رکھی ہے۔ اور گو قرآن کریم تو کہتا ہے۔ وما جعلناھم جسدًا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین (انبیاء) کہ ہم نے نبیوں کے ایسے جسم نہیں بنائے۔ کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور پھر زندہ رہیں۔ مگر برخلاف منشاء اس آیت کے حضرت مسیحؑ کو دو ہزار برس سے زندہ مانا جاتا ہے۔ اور ہمارے مسلمان بھائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ۳۳ سال کی عمر میں حضرت مسیح آسمان پر گئے تھے۔ اور آخری زمانہ میں اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ۳۳ برس کی عمر میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

اب بتاؤ۔ وہ توحید جسے قرآن کریم اور اسلام نے پیش کیا تھا۔ وہ اِن عقائد کی موجودگی میں کہاں باقی رہتی ہے۔ پس اس زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے فی الواقع ایک مسیح اور مہدی کی ضرورت تھی۔ جو عقائد باطلہ چھڑا کر عقائد صحیحہ قائم کرتا۔ سو جیسا کہ زمانہ کا مقتضیٰ تھا۔ خدا نے اس منصب پر حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کھڑا کیا۔ آپ نے عقاید صحیحہ کو قائم کیا۔ اور سب سے اوّل اسلامی توحید کو قائم کیا۔ جو مذہب اسلام کا لب لباب اور خلاصہ ہے۔ فالحمد للّٰہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ۔

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

بنکوں کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ

چونکہ بعض دوست اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کراتے ہیں۔ اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اسی لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتویٰ حضرت مسیح موعود) لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا سود ملتا ہے۔ اس روپیہ کو اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن کے خزانہ میں ارسال کرنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے"
(حضرت امیر المومنین)

مقام اجتماع میں داخلہ

ہر خادم کے پاس حسب ذیل اشیاء کا ہونا ضروری ہے۔

مقام اجتماع کے دروازہ پر نظامت ہذا کی طرف سے ان اشیاء کی پڑتال کی جائیگی۔

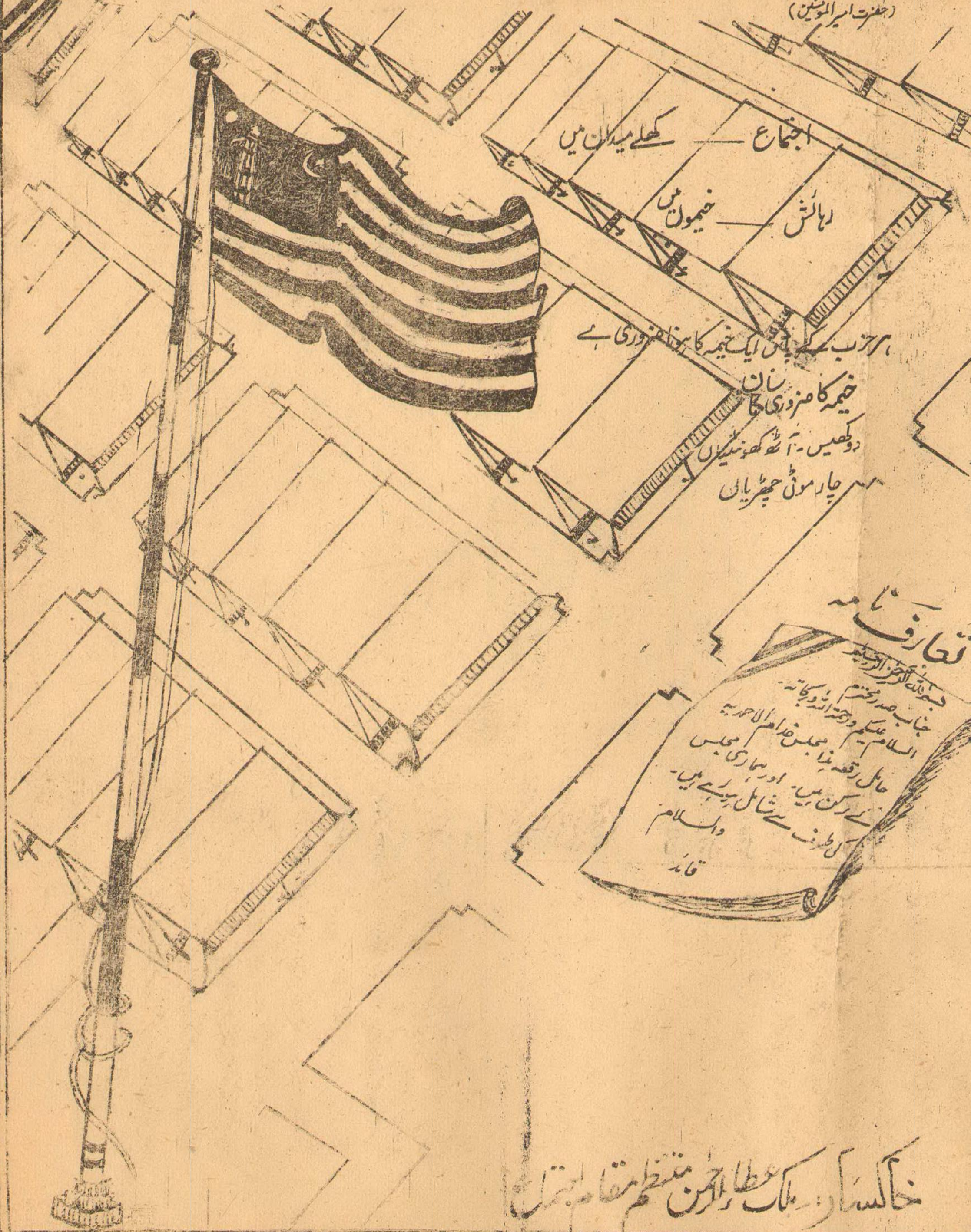

خادم کا سامان

تھیلہ۔ پلیٹ۔ گلاس
پٹی دو گز لمبی ۴ انچ
چوڑی یا ۳۰×۳۰×۴۲ انچ
کی تکون پٹی۔ چنے۔ رسی۔
چاقو۔ سوئی۔ دھاگہ۔
دیا سلائی۔ موٹی چھڑی۔
سائق کے پاس بائیٹ [illegible]

تعارف نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب صدر محترم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
حامل رقعہ ہذا مجلس خدام الاحمدیہ
[illegible] کے رکن ہیں۔ اور ہماری مجلس
کی طرف سے شامل ہو رہے ہیں۔
والسلام
قائد

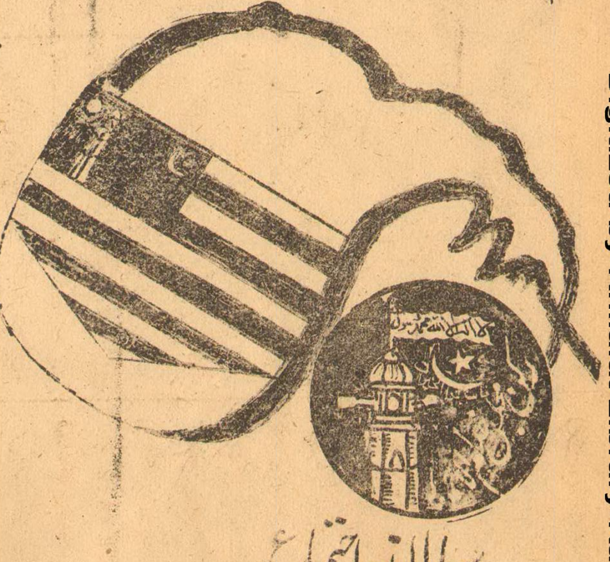

سالانہ اجتماع

پر

کثرت سے آؤ — اپنے پورے سامان کے ساتھ آؤ

خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم مقام اجتماع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"ہم دُنیا کے معلّم ہیں"

دُنیا کو آج جس چیز کی ضرورت ہے

وہ اس کی احتیاج بھی محسوس نہیں کر رہی۔ اگر ہم میں اس احتیاج کا احساس تو ہو مگر ہم وہ چیز نہ ہوں۔ تو پھر محض ہمارا احساس دُنیا کے غموں کو دُور نہیں کر سکتا۔ پس ہم میں اس احساس کا پایا جانا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم ہی وہ قوم ہیں

جو دُنیا کے غم اور دُکھ دُور کر سکتے ہیں (بتوفیقہ تعالیٰ) اور ہماری زندگیوں کو حقیقۃً اس احساس کی عملی ترجمانی کرنی چاہیئے۔ آج دُنیا کو ضرورت ہے ایک ایسی قوم کی جو دُنیا والوں کی خاطر مرنا اور زندہ رہنا جانتی ہو۔ دُنیا کا "امیر" آج "غریب" کو پیٹ بھر کے روٹی نہیں دیتا۔ اس کا ننگ نہیں ڈھانکتا۔ اس کی طبی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اس کی تعلیم کی پرواہ نہیں کرتا۔ دُنیا کا "عالم" "جاہل" کو علم سکھانے کی بجائے خود پسندی سے اس کی تحقیر کرتا ہے دُنیا کا "طاقتور" "کمزور" کا سہارا بننے کی بجائے اسے پاؤں تلے کچلنے میں مشغول ہے۔ اور اس پر فخر کرتا ہے۔ اس کے برعکس ہم نے "غریب" کی خاطر دولت کمانی ہے۔ اس کا پیٹ بھر کے اپنے مونہہ میں لقمہ ڈالنا ہے۔ ہم نے جاہل کی خاطر علم سیکھنا ہے۔ ہمارا فخر اس کی جہالت میں نہیں اس کے علم میں ہے۔

کہ ہم دُنیا کے معلّم ہیں

طاقت ہم نے اسلئے حاصل نہیں کرنی۔ کہ دُنیا ہمارے پاؤں تلے کچلی جائے۔ طاقت ہمیں اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ ہماری طاقت کے بغیر دُنیا کے کمزور کے لئے سر چھپانے کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

ہم دُنیا کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ دُنیا کو ہماری طاقت سے کوئی خوف نہیں۔ ہماری طاقت۔ ہماری ترقی۔ ہماری دولت۔ ہمارے علوم ہماری زندگی اور ہماری موت دنیا کے فوائد کے لئے ہے۔ یہ سبق ہے۔ جو خدام کے اجتماع پر دوہرایا جائیگا۔

۱۳ - ۱۴ - ۱۵ ماہ حال

خدا تعالےٰ ہمیں اس سبق کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے

خاکسار: مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

اس وقت روپیہ بچانے کا سب سے محفوظ اور دلچسپ طریقہ

حکومت ہند کے

انعامی بونڈ

انعامی بونڈ نہ صرف محفوظ ہی نہیں ہیں بلکہ بونڈ خریدنے والوں کو بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی حاصل ہے۔ سو روپے جمع کر کے آپ پچاس ہزار روپے جیت سکتے ہیں۔ انعام جیتنے کا موقع میعاد ختم ہونے تک سال میں دوبار آئے گا۔ اور اس عرصہ میں آپ کا سرمایہ جوں کا توں سلامت رہے گا۔ اصل رقم ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واجب الادا ہو جائے گی۔

سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

پچاس ہزار روپے کا ایک انعام	کل مبلغ	۵۰۰۰۰ روپے
بیس بیس ہزار روپے کے دو انعام	"	۴۰۰۰۰ روپے
پانچ پانچ ہزار روپے کے دو انعام	"	۱۰۰۰۰ روپے
ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم		۱۰۰۰۰۰ روپے

دس دس روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

دو ہزار پانچ سو روپے کا ایک انعام	کل مبلغ	۲۵۰۰ روپے
ایک ہزار دو سو پچاس روپے کے دو انعام	"	۲۵۰۰ روپے
پانچ پانچ سو روپے کے پانچ انعام	"	۲۵۰۰ روپے
اڑھائی اڑھائی سو روپے کے دس انعام	"	۲۵۰۰ روپے
ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم		۱۰۰۰۰ روپے

آپ دس روپے کا بونڈ بھی خرید سکتے ہیں اور سو روپے کا بھی جتنی تعداد میں چاہیں خریدیں کوئی حد مقرر نہیں۔ انعامات کے لئے سال میں دو بار یعنی پندرہ جنوری اور پندرہ جولائی کو قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو ہونے والی اگلی قرعہ اندازی میں وہ تمام بونڈ شریک کئے جائیں گے جو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء تک خریدے گئے ہونگے۔

انعامات یہ ہیں

انعامات کی رقم پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، ایکسیس پرافٹس ٹیکس، یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگے گا۔

بونڈ کہاں سے مل سکتے ہیں؟ ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے، برطانوی ہندوستان کی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

انعامات کی یہ رقمیں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی ۱۵ تاریخ یا اگست کی ۱۵ تاریخ کو یا اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے اور چھوٹے خزانوں سے بھی اگر وہاں سے بونڈ خریدے گئے ہوں ادا کی جائیں گی۔ ہر بونڈ ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک تمام قرعہ اندازیوں میں شریک کیا جائے گا اور ہر مرتبہ انعام پا سکے گا۔ دس روپے والے سلسلے کے انعامات کی رقم نقد ادا کی جائے گی اور سو روپے والے سلسلے کی آدھی نقد اور باقی سرکاری قرضوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ انعامی نمبر سرکاری گزٹ اور اخباروں میں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی پندرہ تاریخ اور اگست کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے شائع کر دئے جائیں گے۔

حکومت ہند کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

AA 964

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار کے اجرا کے لئے درخواست

ریاست بہاولپور کے ایک اہل علم دوست جو احمدیت کے بہت قریب معلوم ہوتے ہیں مگر الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ خواہش کرتے ہیں کہ کوئی صاحب استطاعت دوست ان کے نام اپنی گرہ سے الفضل جاری کرا دیں۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اس اعلان کے حوالہ سے رقم ارسال فرما دیں

خاکسار منیجر الفضل

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس میں نام عبد المنان صاحب اعوان چھپا ہے۔ صحیح نام عطاء المنان صاحب اعوان ہے۔ احباب تصحیح فرمائیں۔

خاکسار عطاء الرحمن محرر بیت المال قادیان

حال ہی میں

سوتی کپڑے کی انتہائی قیمتوں کو ایک بار اور گھٹایا گیا ہے۔ کنٹرول کے نافذ ہونے یعنی جولائی ۱۹۴۳ء سے لے کر اب تک کپڑے کی قیمتوں میں جو تخفیف کی گئی ہے وہ کل ملا کر اوسطاً ۷۰ فیصدی سے کم نہیں۔

کنٹرول کے معنی ہیں مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت دوکاندار کے لئے مناسب نفع — اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں —

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر چرچل یہاں بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے بیان دیتے ہوئے روسی فوجوں کی بہت تعریف کی اور کہا دو سال ہوئے میں یہاں آیا تھا۔ اس کے بعد اتحادیوں کو کامیابی پر کامیابی ہوتی گئی۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ہالینڈ میں شلیٹ کے جزیرہ میں گیارہ ہزار جرمن فوج گھر گئی ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں بوگم کے شہر پر حملہ کیا۔ جو لوہے اور فولاد کے کارخانوں کا بڑا شہر ہے۔

ماسکو ۱۰ اکتوبر۔ مشرقی مورچے پر ہنگری میں بوڈا پسٹ کی طرف جو روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ وہ اب ۵۰ میل دور رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ اٹلی میں موسم کی خرابی کی وجہ سے اتحادی فوجوں کی کارروائی میں روکاوٹ پڑی ہوئی ہے۔ اس وقت بلونیا کی بیرونی بستیوں پر دس میل دور سے اتحادی توپیں گولے برسا رہی ہیں۔

کانڈی ۱۰ اکتوبر۔ برما میں اتحادی فوجوں کی ٹمگم بازار کے پاس دشمن کے دستوں سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ ٹیڈم کے آس پاس ہمارے دستوں نے دشمن کی چوکیوں پر حملے جاری رکھے

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ بنگال کے ڈاکٹر ایم مترا کو ایم بی کا تمغہ دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا جہاز دشمن نے ڈبو دیا تھا۔ اور ان کو قیدی بنا لیا تھا اگرچہ ان کی اپنی صحت اچھی نہ تھی۔ تاہم انہوں نے تین سو سے زیادہ اپنے ساتھی قیدیوں کی صحت کا بڑا خیال رکھا۔

قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ شاہ فاروق نے نحاس پاشا کی کابینہ کو برخاست کر دیا ہے۔ اس خبر سے قاہرہ میں بے حد ہیجان پھیل گیا۔ کافی مدت سے شاہ اور نحاس پاشا میں اختلافات چلے آتے تھے کچھ اور کشمکش پیدا ہو گئی تھی۔ جسے اس امر نے اور بھی شدید بنا دیا کہ نحاس پاشا نے حفظان عامہ کے ڈائرکٹر کو حال ہی میں برخاست کر دیا تھا۔ شاہ فاروق نے علی ماہر پاشا کو نئی وزارت کی تشکیل کے لئے دعوت دی ہے۔ علی ماہر پاشا کو اپریل ۱۹۴۲ء میں محوریوں سے ساز باز رکھنے کے شک کی بناء پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اور وہ جب ہی سے قید میں تھے۔ آپ وفد پارٹی کے اولین ارکان میں سے ہیں۔ اور دو مرتبہ یعنی ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۹ء میں وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں

پشاور ۱۰ اکتوبر۔ کل شام کو ایک قبائلی نے تین یورپین افسروں پر گولیاں چلائیں دو یورپین وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اور تیسرے کو چاقو لگا وہ بھی جانبر نہ ہو سکا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور ملزم کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ ملزم کی گرفتاری کے لئے بھاری رقم انعام مقرر کی گئی ہے۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ روسی فوجوں نے دریائے ڈینیوب کے پار دو مورچے قائم کر لئے ہیں۔ یہ جگہ دریائے تھیس اور ڈینیوب کے سنگم کے قریب اور بلگریڈ سے ۳۵ میل شمال میں واقع ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کے فوجی مبصر نے بیان کیا۔ کہ مشرقی محاذ پر خصوصاً بلگریڈ کے شمال اور مشرق میں جرمن فوجوں کی صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ لارڈ سوئنٹن ریذیڈنٹ منسٹر مغربی افریقہ کو محکمہ سول پرواز کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ سر ولیم اووٹ کو وزیر بنیز لورٹ فوبو کے مقرر کیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ ماہر پاشا نے جسے شاہ فاروق نے نئی وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ نحاس پاشا بدترین ڈکٹیٹر تھا۔ ہٹلر اور مسولینی جیسے ڈکٹیٹر اپنی کارروائیوں کے لئے ساری ذمہ داری لیتے ہیں۔ لیکن نحاس پاشا نے نظر بندوں کے کیمپوں کا جال بچھا رکھا تھا۔ اور جمہوریت کی آڑ میں شخصی حکومت کرتا تھا۔ مارشل لاء اور سخت سنسرشپ کے ماتحت جھوٹے انتخابات کرائے گئے۔ یہی وجہ تھی کہ اپوزیشن نے گورنمنٹ سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ نحاس پاشا انسانیت یا جمہوریت کا نام تک نہیں جانتا۔ بادشاہ نے بروقت مداخلت کر کے ملک کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔

امرتسر ۱۰ اکتوبر۔ دھرم رکھشا منڈل کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں ہندو ڈل۔ طلاق اور لڑکیوں کی وراثت کے متعلق بل کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ نائب وزیر ہند لارڈ منسٹر بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ برطانیہ سے روانگی سے پیشتر آپ نے ایک بیان میں کہا کہ میں ہندوستان میں مقیم برطانی فوجی سپاہیوں کے حالات کی تحقیقات کرنے جا رہا ہوں۔ عالم کے مشہور محاصرے کے دوران میں آپ ایک اہم ترفوجی عہدے پر مامور تھے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ نیوز کرانیکل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ خفیہ رائے شماری سے پتہ چلا ہے۔ کہ انگلستان کے ۹۷ فیصدی اشخاص چاہتے ہیں کہ جنگی مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے ۸۷ فیصدی اشخاص گسٹاپو کو سخت سزا دینے کے متمنی ہیں ۹۳ فیصدی اشخاص چاہتے ہیں کہ جرمنی کو مکمل طور پر اسلحہ سے محروم کر دیا جائے نازی لیڈروں کے متعلق عوام کے ۵۳ فیصدی حصے کی رائے یہ ہے کہ انہیں گولی سے اڑا دیا جائے۔ ۲۵ فی صدی کا خیال یہ ہے کہ انہیں قید کر دیا جائے یا سائبیریا وغیرہ میں جلا وطن کر دیا جائے۔ انگلستان کے ۸۰ فیصدی اشخاص چاہتے ہیں کہ جرمنوں کے لئے سخت شرائط صلح رکھی جائیں۔ ۵۶ فی صدی اشخاص نے یہ رائے دی ہے کہ جرمنی کے حصے بخرے کر دیئے جائیں۔ ۲۳ فی صدی اشخاص چاہتے ہیں۔ کہ حصے بخرے نہ کئے جائیں۔ ۴۸ فی صدی اشخاص کا خیال یہ ہے کہ جرمنی کے بعض حصے دوسرے ملکوں کو دے دیئے جائیں۔ ۳۵ فی صدی اشخاص کا خیال یہ ہے کہ جرمنی دوسرے ممالک میں تقسیم نہ کیا جائے۔

قاہرہ ۱۰ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عرب کانگرس کے ڈیلی گیٹ جن کی اسکندریہ میں کانفرنس حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔ وہ دو ماہ بعد پھر کانفرنس منعقد کرینگے۔

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ گورنر طامس ڈیوی جو صدر روزویلٹ کے مقابلہ میں صدارتی امیدوار ہیں نے کہا کہ یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہم جو بھی ممکن ہو ہم چین کی زیادہ تیز رفتاری سے زیادہ سے زیادہ امداد کریں۔

طہران ۱۰ اکتوبر۔ شاہ ایران کے حکم سے اس امر کے متعلق تحقیقات کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ غیر ملکوں میں سابق شاہ رضا شاہ پہلوی کا بنکوں میں کتنا روپیہ تھا اور اگر سابق شاہ کا بنکوں میں کوئی سرمایہ ہو تو وہ موجودہ شاہ کی ملکیت ہے۔ اسے فوراً ایران منتقل کر دیا جائے۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ گزشتہ جمعرات کی شام کو میانوالی میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ اولے ۱۰۔۱۰ چھٹانک کے تھے فصل خریف کو بھاری نقصان پہنچا۔ کئی آدمی اور مویشی زخمی ہوئے۔

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کچھ سکھ سپاہی جو نیو گنی میں جاپانیوں کی قید میں تھے رہا ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ہوائی حملوں سے برطانیہ کی حفاظت کرنے والے برطانوی ہوائی جہاز ایک نئی قسم کا خفیہ آلہ استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے جرمن ہوائی جہازوں کی آمد کا فوراً پتہ لگ سکتا ہے۔ یہ آلہ برطانوی سائنسدانوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر وینڈل ولکی کی وفات پر پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ مسٹر وینڈل ولکی دیانتدار اور دور اندیش امریکن تھے۔ دنیا انہیں اسی حیثیت سے یاد رکھیگی اس نازک صورت حال میں ملک نے ایک سپوت کھو دیا ہے۔ جس کی جگہ پر کرنا آسان نہیں ہوگا۔

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجیے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی عہ۔ چھوٹی شیشی ۱۱ر ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان